نہ حسن مین اور جبائی (رئیس معتزلہ کا نام ہی)
کی اتباع کہتے ہین حسن قبح اسکو وجوہ و اعتبارات
سے ہی - یہ مختصر کا مطلب ہی اور شرح مین اشعرمیہ
معتزلہ وغیرہ کو خوارج کیطرف بھی نسبت کیا ہی
ان عبارات مین صاف تصریح ہی کہ اہلسنت
والجماعت کثرھم اللہ تعالی عقل کو مثبت
احکام نہین جانتی اور جس امر مین شریعت نے
حرمت و وجوب کا حکم نہین دیا یہ اسکو عقل سے
حرام یا واجب نہین بتاتے جیسا کہ قرآن و حدیث
کا صریح منطوق ہے عقل کو حاکم جاننا اور عقل
سے اشیاء کو حرام و واجب کہنا معتزلہ یا خوارج
یا شیعہ یا کرامیہ یا نیچہ یون کا کام ہی - **پس**
مسایل قسم ثالث کا قرآن و حدیث مین
پایا نہ جانا نیز **موجب عار نہوا** - بلکہ انکو
مسایل دین کہنا محل انکار -
بالجملہ جسقدر مسایل دین ہین وہ سبھی قرآن
و حدیث مین موجود ہین اور جو اسمین موجود
نہین وہ مسایل دین نہین ہین
اس بیان سے جواب سوال فرقہ دوم
ادا ہی ہوا - اور اسکی ضمن مین ردّ مقولہ -
فرقہ اول جو بضمن تائید مستقل طور پر ادا سے

ہو چکا تہا **دوبارہ** نیز ادا سے ہوا
جس سے تائید مضمون دراسات لوجہ
اتم ہوئی - اور اسکی **تمامیت** سے
مضمون دفعہ سیوم کی پوری شہادت گذری جسکے
پورے ہونیسے **تینون دفعات** جواب اصل
سوال کے جو بصفحہ ۵۷ و ۶۷ رسالہ نمبر ۵ مین
منقول ہوا صحت و صداقت کو پہنچے -
اور خوب محقق ہوگیا کہ اولاً یہ احتمالات کہ
(۱) حدیث منسوخ ہوگی (۲) یا معارض (۳) یا مخصوص
بعض افراد عموم - (۴) یا مخصوص بمورد (۵) یا موول
جسکو مقلدین عمل بالحدیث کی آڑ بنالیتے
ہین) لایق التفات نہین - ثانیاً منجملہ ان
احتمالات کی حدیث مین ایسا کوئی احتمال
نہین جو روایات فقہیہ مین نہو - ثالثاً ان احتمالات
کا علاج و تدارک کتب فقہ مین ایسا نہین
ہوا ہے جو کتب حدیث مین نہو -
اسکی ضمن مین شیخ عبد الحق کے
اس کلام کا جو اس کی تائید مین بصفحہ ۷۶
منقول ہوا ہے کہوٹ و فساد نیز ظاہر ہوگیا
اور آفتاب نیمروز کیطرح روشن ہوگیا کہ
جن عذرات ثلثہ کو لینے عمل بالحدیث کے لئے